تقریر کی حفاظت

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

حفاظتی تقریر

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

حفاظتی تقریر

پہلی اشاعت .5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

حفاظتی تقریر

تقریر کی اقسام

اپنے کام سے کام رکھو

غیر ضروری تقریر

بحث کرنا

گندی زبان

لعنت بھیجنا

مذاق کرنا

دوسروں کا مذاق اڑانا

جھوٹے وعدے۔

جھوٹ بولنا

غیبت اور غیبت

ٹیل بیئرنگ

دو چہروں والا

حد سے زیادہ تعریف کرنا

نتیجہ

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

آج کل کے زمانے میں زبان کو نکالنا اور اسے غلط طریقے سے استعمال کرنا ایک عام اور قبول شدہ رواج بن گیا ہے۔ اس رویے کا حتمی نقصان بولنے والا ہے خواہ وہ اس رویے سے دنیاوی چیزیں حاصل کر لیں۔ صحیح مسلم نمبر 7482 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ کوئی شخص لیکن یہ انہیں اس دنیا کے مشرق اور مغرب کے کوئی ایسا لفظ کہے جسے وہ معمولی سمجھے۔ درمیان فاصلے سے کہیں زیادہ جہنم میں دھنسا دے گا۔ سنن ابن ماجہ نمبر 3973 میں موجود ایک اصل سبب الفاظ ہیں ۔ قرآن پاک سے یہ بات واضح داخل ہونے کا حدیث سے ثابت ہے کہ جہنم میں قیامت کے دن ان سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ اور درج ہے ہے کہ ہر لفظ ایک شخص بولتا ہے۔ باب 50 ق، آیت 18:

‘‘وہ]یعنی انسان [کوئی لفظ نہیں بولتا سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ ایک مبصر تیار ہوتا ہے۔’’

اس سے ان کے بولے جانے والے الفاظ کی تمام اہمیت اور اپنی زبان کو مسلسل قابو میں رکھنے کی یہ کتاب زبان کے مختلف ، اہمیت کو واضح ہونا چاہیے۔ یہ حصول علم کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا خطرات اور ان سے بچنے کے طریقوں پر بحث کرے گی۔

حفاظتی تقریر

تقریر کی اقسام

یاد رکھنا چاہیے کہ تقریر کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم سے خاموشی اختیار کرنی ہمیشہ انسان کو چاہیے جو سراسر نقصان دہ ہے۔ دوسری قسم صرف وقت ضائع کرتی ہے جس کا قیامت کے دن بڑا کسی کو اس میں مشغول ندامت ہو گا۔ یہ وہ کلام ہے جو نہ فائدہ مند ہے اور نہ نقصان دہ۔ آخری قسم ہونا چاہئے جس میں فائدہ مند تقریر ہو۔ اس ساخت کے مطابق تقریر کا دو تہائی حصہ زندگی سے نکال دینا چاہیے۔

اپنے کام سے کام رکھو

زبان کا پہلا خطرہ ان چیزوں کے بارے میں بات کرنا ہے جن سے انسان کو کوئی سروکار نہیں۔ جو شخص یہ رویہ اختیار کرے گا وہ اپنے قیمتی وقت سے محروم ہو جائے گا۔ زیادہ وقت کے علاوہ سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔ وقت ضائع کرنا آخرت میں اس شخص کے لیے بڑا پشیمان ہوگا جب وہ اپنے کچھ چیزیں ایسے شخص کی ، وقت کا صحیح استعمال کرنے والوں کے اجر کو دیکھے گا۔ اگرچہ گناہ نہیں ہے، یہ ظاہر ہے کہ اس ، جو اس کے کاروبار کو برا نہیں مانتا ہے طرف سے کہی گئی ہیں نے اپنے وقت کو زیادہ نتیجہ خیز طریقے سے استعمال کرنے میں ضائع کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 3976 میں موجود شخص اس وقت تک اپنے اسلام کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ ان اعلان فرمایا کہ کوئی چیزوں سے دور نہ رہے جن سے اسے کوئی سروکار نہیں۔

کوئی کسی ایسی بات کے بارے میں بولنے کی تعریف جس سے انسان کو کوئی سروکار نہ ہو اگر اور نہ ہی ان وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ کا انتخاب کرے تو رہنے اس قسم کی گفتگو سے خاموش شخص پہنچتا ہے - کی خاموشی سے کوئی نقصان

درحقیقت انسان کو ایسی چیزوں کے بارے میں بھی نہیں بولنا چاہیے جن سے اس کا تعلق ہے جب تک کہ وہ مناسب وقت اور جگہ پر نہ ہو۔ اس مشورے کو نظر انداز کرنا صرف بولنے والوں اور دوسروں کے لیے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

ان چیزوں کے بارے میں سوالات پوچھنا جن سے کسی کو کوئی سروکار نہیں ہے آج معاشرے میں پایا جانے والا ایک عام مسئلہ ہے۔ لوگ اکثر اس قسم کی چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں اور دوسروں کو مجبور کرتے ہیں جو چیزوں کو نجی رکھنا چاہتے ہیں یا تو جھوٹ بولتے ہیں، دھوکہ دہی کے ذریعے براہ راست جواب دینے سے گریز کرتے ہیں یا وہ ان کو نظر انداز کرتے ہیں

جو کہ بدتمیزی میں آتی ہے۔ ایک مسلمان کو زیادہ غور کرنا چاہیے اور صرف ان عمومی چیزوں کے بارے میں پوچھنا چاہیے جو ان سے متعلق ہیں۔

جو لوگ اپنی تقریر کو ان چیزوں کے لئے وقف کرتے ہیں جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے وہ ان سے متعلق ہیں۔ اور جو لوگ واقعی اپنی جو ان چیزوں کے بارے میں بولنے سے محروم رہیں گے کوششوں کو ان چیزوں پر لگاتے ہیں جن سے ان کا تعلق ہوتا ہے وہ ان چیزوں کے بارے میں بات نے اپنی زبان جنہوں کرنے کا وقت نہیں پاتے ہیں جو ان سے متعلق نہیں ہیں۔ بعد میں کامیاب وہ ہیں کا صحیح استعمال کیا۔

اگر کوئی واقعی ان تمام دلائل پر غور کرے جو ان کے پاس موجود ہیں تو وہ محسوس کریں گے کہ ان میں سے اکثریت کسی ایسے شخص کے بارے میں بولنے کی وجہ سے ہوئی ہے جس سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔ ذرا سوچئے کہ اس رویہ سے بچنے سے کتنے دلائل سے بچا جا سکتا ہے۔

غیر ضروری تقریر

زبان کا دوسرا خطرہ غیر ضروری بولنا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، یہ گناہ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے باب میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس سے انسان اپنا قیمتی وقت ضائع کر دے گا جو کہ آخرت میں ان کے لیے بڑا پشیمان ہوگا۔ اس کے علاوہ، اضافی تقریر عام طور پر گناہ کی بات کا باعث بنتی ہے، جیسے غیبت۔ یاد رہے کہ ان کا کلام درحقیقت ایک خط ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کو لکھتے ہیں۔ کسی شخص کے لیے یہ ذلیل ہو گا کہ اس خط کو ضرورت سے زیادہ الفاظ سے بھر دے جو اس کے لیے یا دنیا اور آخرت میں کسی کے لیے فائدہ مند نہیں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 2408 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے جب لوگ فضول باتیں کہیں۔ بہت سی احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر ضروری الفاظ نہیں کہے اور اس کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس کی مثال امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث المفرد نمبر 211 میں موجود ہے۔ لہٰذا مسلمان کا فرض ہے کہ اس خصلت سے بچے۔

بحث کرنا

زبان کا تیسرا خطرہ دوسروں سے بحث کرنا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ دوسروں سے جھگڑا نہ کریں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث المفرد نمبر 394 میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ زیادہ تر معاملات میں دوسروں سے بحث و مباحثہ ہی لوگوں کے درمیان دشمنی کا باعث بنتا ہے۔ درحقیقت، کوئی بہت کم ہی دلیل کے ذریعے سچائی کو قبول کرتا ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سچائی کو خوبصورت، مہربان اور احترام کے ساتھ پیش کرنے اور اس پر کسی سے بحث کرنے میں بڑا فرق ہے۔ اس لیے اسلام کو پھیلانے کا کام ان لوگوں پر چھوڑ دیا جائے جنہوں نے صحیح خصوصیات کو اپنایا ہو۔ جھگڑا کرنا اس قدر ناپسندیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابوداؤد نمبر 4800 میں موجود ایک حدیث میں اس شخص کے لیے جنت کے نواح میں ایک گھر کا وعدہ فرمایا ہے جو جھگڑا چھوڑ دے یہاں تک کہ ان کی رائے درست ہے .درحقیقت جامع ترمذی نمبر 3253 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جب کوئی شخص استدلال والا رویہ اختیار کرتا ہے تو صحیح رہنمائی سے بھٹکتا ہے۔ باب 43 از زخرف، آیت 58:

انہوں نے اسے]یعنی موازنہ [پیش نہیں کیا سوائے]محض [دلیل کے۔ لیکن،]حقیقت میں[، وہ جھگڑے کا شکار لوگ ہیں۔"

مسلسل بحث کرنا یہاں تک کہ اگر یہ سچائی سے زیادہ ہے تو صرف بحث جیتنے کے لیے ثبوت کو توڑ مروڑ اور غلط تشریح کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ برائی ہے کیونکہ یہ نہ صرف کرنے والے کو بلکہ بحث سننے والوں کو بھی گمراہ کرتی ہے۔ سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث نمبر 254 میں جہنم کی آگ سے سخت تنبیہ کی گئی ہے جو علم حاصل کرتے ہیں تاکہ دوسروں کو بحث و مباحثہ کے ذریعے بے وقوف بنادیں۔

زیادہ تر معاملات میں، بحث کرنا غیر ضروری ہے اور ہر ایک کے لیے مزید مسائل کا باعث بنتا ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے اس سے بحث کرنے کے بجائے اسے نظر انداز کرنا بہتر ہے کیونکہ اس کا مقصد ہی دلیل کو بھڑکانا ہے۔ جو لوگ اس ذہنیت کو اپناتے ہیں وہ صرف اپنے علم اور برتری کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں جس سے غرور کی بری صفت جنم لیتی ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود حدیث سے ثابت ہے کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، جو شخص استدلال کا رویہ اپناتا ہے اسے کبھی بھی ذہنی سکون نہیں ملے گا کیونکہ وہ اپنی رائے کو چیلنج کرنے والوں پر مسلسل غصے کا شکار رہیں گے۔ اگر کوئی شخص امن چاہتا ہے تو اسے جھگڑنا چھوڑ دینا چاہیے۔

گندی زبان

زبان کا اگلا خطرہ بد زبانی ہے۔ یہ عادت بلاشبہ گناہ ہے۔ فحش گوئی اور بد زبانی کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2002 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے وہ اس کی رحمت سے دور ہوتا ہے اور اس طرح دونوں جہانوں میں عذاب کا زیادہ شکار ہوتا ہے۔

گندی زبان وہ تقریر ہے جو شائستگی اور اچھے اخلاق کے خلاف ہو۔ اس میں گالی دینا اور بے شرم زبان استعمال کرنا شامل ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کسی کو بے شرم زبان استعمال کرنے کے بجائے بالواسطہ کسی چیز کا حوالہ دینا چاہیے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1977 میں موجود ایک حدیث میں واضح فرمایا ہے کہ سچا مومن بد زبانی نہیں کرتا۔ پس جو اس کو اپنی عادت بنالے اسے چاہیے کہ اپنے ایمان پر نظر ثانی کرے اور اس بری صفت سے سچی توبہ کرے۔ درحقیقت جامع ترمذی نمبر 2027 کی حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گندی زبان استعمال کرنے کو منافقت کا شاخسانہ قرار دیا ہے۔

بے شرم کو جواب دینا حماقت ہے اور صرف گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دیتا ہے تو ایک بڑا گناہ کرتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 5973 میں موجود حدیث کے مطابق یہ اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے کے والدین کو گالی دیتا ہے اور اس کے جواب میں وہ اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو صرف سمجھدار الفاظ کے ذریعے پاک کرنے کی کوشش کرے ورنہ وہ کوئی ایسا ناشائستہ کلام کہے جس کی وجہ سے وہ اس دنیا کے مشرق و مغرب کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ جہنم میں جا گرے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 7481 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

لعنت بھیجنا

زبان کا اگلا خطرہ ہے۔

لعنت اس وقت ہوتی ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے دعا کرتا ہے کہ اسے کسی چیز سے یا کسی اور سے ہٹا دیا جائے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون لعنت کا مستحق ہے اور کون اس کی رحمت سے محروم ہے۔ اس لیے اس فضول عادت سے بچنا چاہیے۔ ایسے شخص پر لعنت بھیجنا جو اس کا مستحق نہیں ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خواہاں ہے کہ اسے کسی اور سے ہٹایا جائے وہ اس کے بدلے ان سے دور کر دیا جائے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2019 میں موجود ایک حدیث میں واضح فرمایا ہے کہ سچا مومن لعنت نہیں کرتا۔ جن مسلمانوں کو لعنت کرنے کی عادت ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر ناپسند ہیں کہ وہ قیامت کے دن گواہ اور سفارشی ہونے سے محروم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن باقی مخلوق کے سامنے نمبر 6610 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے صحیح مسلم انہیں دکھانا ناپسند کرے گا۔ اس کی تصدیق -

آخر میں صحیح بخاری نمبر 6652 میں موجود ایک حدیث مومن پر لعنت کرنے کی شدت کو واضح کرتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن پر لعنت کرنا انہیں قتل کرنے کے مترادف ہے۔

یہاں تک کہ اگر کوئی لعنت کا مستحق ہے تو اس سے پرہیز کرنا زیادہ محفوظ اور دانشمندی ہے اور اس کے بجائے ایسے الفاظ کہے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، جیسے اس کا ذکر۔

مذاق کرنا

جامع ترمذی نمبر 2315 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم زبان کا اگلا خطرہ مذاق ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے پر تین بار لعنت فرمائی ہے۔

حق پر قائم رہتے ہوئے مذاق کرنا گناہ نہیں ہے لیکن مستقل مزاجی سے کرنا مشکل ہے۔ حد سے زیادہ مذاق کرنے والا بالآخر پھسل جائے گا اور ایسے الفاظ کہے گا جو گناہ کے ہیں، جیسے جھوٹ، جس کی غیبت یا دوسروں کا مذاق اڑانا۔ لہٰذا حد سے زیادہ مذاق کرنے سے بچنا زیادہ محفوظ ہے جامع ترمذی نمبر 1995 میں موجود حدیث میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حد سے زیادہ نصیحت مذاق کرنے والا خواہ وہ ہمیشہ سچ بولنے اور کسی کی دل آزاری نہ کرنے کا انتظام کرے تو اس کا سامنا روحانی سے ہوگا۔ وہ بیماری جس کے بارے میں سنن ابن ماجہ نمبر 4193 میں موجود حدیث یعنی روحانی طور پر مردہ دل۔ یہ اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو بہت زیادہ ، کیا گیا ہے میں متنبہ مذاق کرتا ہے اور ہنستا ہے کیونکہ یہ ذہنیت اس سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ہمیشہ مضحکہ خیز معاملات پر سوچیں اور ان پر گفتگو کریں اور سنگین مسائل سے گریز کریں۔ موت اور آخرت کی تیاری کا معاملہ سنگین مسائل ہیں اور اگر کوئی ان کے بارے میں سوچنے اور بحث کرنے سے گریز کرے تو وہ ان کے لیے کبھی بھی صحیح طریقے سے تیاری نہیں کرے گا۔ تیاری کی یہ کمی ان کے روحانی دل کی موت کا سبب بنے گی۔ درحقیقت جو شخص آخرت کے بارے میں جتنی سنجیدگی سے غور کرے گا اتنا ہی کم ہنسے گا اور مذاق کرے گا۔ صحیح بخاری نمبر 6486 کی ایک حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

اکثر مذاق کرنا بھی دوسروں کو ان کے لیے احترام سے محروم کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس سے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں جیسے کہ جب وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں تو اس کو سنجیدگی سے نہ لینا چاہے وہ ان کے اپنے بچوں کو ہی کیوں نہ ہو۔

ضرورت سے زیادہ مذاق اکثر لوگوں کے درمیان دشمنی کا باعث بنتا ہے کیونکہ کوئی آسانی سے چیزوں کو سنجیدگی سے لے سکتا ہے۔ یہ ٹوٹنے اور ٹوٹے ہوئے رشتوں کی طرف جاتا ہے۔ بہت سے لوگ لطیفوں کی وجہ سے جسمانی اور جذباتی طور پر زخمی بھی ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ مذاق کرتے وقت اونچی آواز میں یا پورے منہ سے ہنسنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اسلام میں یہ ناپسندیدہ ہے۔ صحیح بخاری نمبر 6092 میں موجود حدیث کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی مسکراہٹ تھی۔

ایک مسلمان کو ہر حال میں جھوٹ بولنے سے گریز کرنا چاہیے خواہ مذاق ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ اس سے وہ جنت کے بیچ میں گھر حاصل کر لے گا۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 4800 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک مسلمان کو بالکل بھی مذاق نہیں کرنا چاہیے۔ دوسرے گناہوں سے بچتے ہوئے وقتاً فوقتاً مذاق کرنا، جیسے جھوٹ بولنا، جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کبھار مذاق کیا ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1990 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ یہ حد سے زیادہ مذاق ہے جو کہ اگر گناہ سے متعلق ہو تو ناپسندیدہ اور گناہ ہے۔ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے جان بوجھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی روایت کی غلط تشریح کرنا گناہ ہے۔ اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کبھار ہی اس کے ساتھ کوئی گناہ کیے بغیر مذاق کیا ہو تو مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ، لوگوں کے ساتھ خوش مزاج رہنے میں بھی بڑا فرق ہے، جیسے کہ مسکرانا، اور حد سے زیادہ مذاق کرنا۔ امام بخاری کی ادب المفرد نمبر 301 میں موجود ایک حدیث کے مطابق خوش

مزاج ہونا اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے، یہاں تک کہ دوسروں کو راحت کا احساس دلانے کے لیے مسکرانا بھی صدقہ ہے، جامع ترمذی کی ایک حدیث کے مطابق ,نمبر 1970۔ لہٰذا کسی کو یقین نہیں کرنا چاہیے کہ زیادہ مذاق کرنے سے گریز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ہمیشہ اداس اور افسردہ موڈ میں رہنا چاہیے۔

دوسروں کا مذاق اڑانا

زبان کا اگلا خطرہ دوسروں کا مذاق اڑانا ہے۔

دوسروں کا مذاق اڑانا اس وقت ہوتا ہے جب ایک دوسرے کا مذاق اڑاتا ہے اور اس کے عیبوں کو اجاگر کرتا ہے تاکہ دوسروں کو ہنسایا جائے اور انہیں نیچا دیکھا جائے۔ یہ عمل یا الفاظ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، یہ ایک گناہ ہے کیونکہ اس میں دوسروں کی تذلیل اور توہین شامل ہے۔ اگر مذاق اڑانے والے کے جذبات منفی طور پر تبدیل نہ ہوں اور گناہ کے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ خاص طور پر اس دن اور عمر میں انتہائی نایاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مذاق اڑانا حرام قرار دیا ہے۔ باب 49 الحجرات، آیت 11:

"اے ایمان والو، کوئی قوم دوسرے لوگوں کا مذاق نہ اڑائے۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ ہی عورتیں [دوسری]عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کی توہین نہ کرو اور ایک دوسرے کو [جارحانہ]القابات سے نہ پکارو..."

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2505 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے گناہ پر طعنہ زنی کرے گا وہ اس وقت تک توبہ نہیں کرے گا جب تک کہ وہ وہی گناہ نہ کر لے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس خصوصیت سے بچیں کیونکہ یہ زیادہ تر معاملات میں لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کرتا ہے اور اس سے ہمیشہ تعلقات ٹوٹنے یا ٹوٹنے کا باعث بنتے ہیں۔

جھوٹے وعدے۔

شخص جھوٹا وعدہ کرتا ہے وہ اس کو توڑنے کا جھوٹے وعدے کرنا ہے۔ جو زبان کا اگلا خطرہ ارادہ رکھتا ہے جو کہ گناہ ہے کیونکہ صحیح بخاری نمبر 2749 میں موجود حدیث کے مطابق یہ منافقت کا شاخسانہ ہے۔ جو اس طرح کا برتاؤ کرتا ہے اس نے منافقت کا پہلو اختیار کیا ہے خواہ وہ نماز، روزہ اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔ قرآن پاک نے واضح کر دیا ہے کہ تمام وعدے پورے کرنے کی نیت سے کیے جائیں۔ باب 5 المائدۃ، آیت 1:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمام معاہدوں کو پورا کرو۔ "

اس پر کوئی گناہ نہیں جو اپنے وعدے کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن کسی معقول وجہ سے اسے اس سے روک دیا گیا ہو۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ منافقت کے اس پہلو کو نہ اپنانے کی کوشش کریں ورنہ ان کا بھی اسی طرح فیصلہ کیا جا سکتا ہے ۔

ایک مسلمان کو کبھی بھی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو، چاہے وہ اس کی خواہشات یا قسموں کے خلاف ہو۔ بدقسمتی سے، کچھ مسلمان انتہائی ضدی ہوتے ہیں جب ان کی بات کو برقرار رکھنے کی بات آتی ہے چاہے اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہی کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر، وہ معمولی وجوہات کی بناء پر دوسروں کے ساتھ تعلقات توڑ سکتے ہیں اور اپنے ایک احمقانہ حلف کی وجہ سے اسے تبدیل کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ یہ صرف دشمنی اور ٹوٹے ہوئے تعلقات کا باعث بنتا ہے۔

سنن نسائی نمبر 3876 میں موجود ایک حدیث میں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اپنی قسموں کو ایسے طریقے سے پورا نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو، کیونکہ یہ قسم صرف شیطان کے لیے ہے۔ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کبھی ثابت قدم نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہ صرف ضد ہے اور اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ثابت قدم رہے، اس کے احکام کو بجا لاتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرے۔ یہ حقیقی استقامت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف لے جاتی ہے۔

مندرجہ ذیل آیت ان لوگوں کو معاف کرتی ہے جو اپنی تقریر میں قسمیں کھانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اس کے علاوہ یہ آیت مسلمانوں کو اسلام کی بنیاد یعنی اپنے ارادے کی یاد دلاتی ہے۔ یہ وہی ہے جس پر ہر عمل کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور یہ قیامت کے دن جہنم یا جنت کی طرف لے جائے گا۔ باب 2 البقرہ، آیت 225:

"اللہ تم پر تمہاری غیر ارادی قسموں کا الزام نہیں لگاتا، لیکن وہ تمہارے دلوں کی کمائی کا الزام تم پر عائد کرتا ہے۔"

لیکن کسی بھی مسلمان کو یہ عادت نہیں ڈالنی چاہیے کیونکہ یہ اسلام میں ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ دونوں جہانوں میں مصیبت کا باعث ہے۔

جھوٹ بولنا

زبان کا اگلا خطرہ شاید زبان سے کیا جانے والا سب سے عام گناہ ہے، یعنی جھوٹ بولنا۔ جھوٹ ناقابل قبول ہے چاہے وہ چھوٹا جھوٹ ہو جسے اکثر سفید جھوٹ کہا جاتا ہے یا جب کوئی مذاق کے طور پر جھوٹ بولتا ہے۔ ان تمام قسم کے جھوٹ حرام ہیں۔ درحقیقت وہ جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس کا مقصد کسی کو دھوکہ دینا نہ ہو، جامع ترمذی نمبر 2315 میں موجود ایک حدیث میں اس پر تین مرتبہ لعنت آئی ہے۔

ایک اور مشہور جھوٹ جو لوگ اکثر یہ مانتے ہوئے بولتے ہیں کہ یہ کوئی گناہ نہیں ہے جب وہ بچوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔ بلاشبہ یہ حدیث کے مطابق گناہ ہے جیسا کہ سنن ابوداؤد نمبر 4991 میں ہے۔ بچوں سے جھوٹ بولنا صریح حماقت ہے کیونکہ وہ اس گناہ کی عادت صرف بڑے سے ہی اپنائیں گے جو ان سے جھوٹ بولے گا۔ اس طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ بچوں کا جھوٹ بولنا قابل قبول ہے جب کہ یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق قابل قبول نہیں ہے۔ صرف انتہائی نایاب اور انتہائی صورتوں میں جھوٹ بولنا قابل قبول ہے، مثال کے طور پر، کسی بے گناہ کی جان کی حفاظت کے لیے جھوٹ بولنا۔

جھوٹ سے بچنا بہت ضروری ہے جیسا کہ جامع ترمذی نمبر 1971 میں موجود ایک حدیث کے مطابق یہ دوسرے گناہوں کا باعث بنتا ہے جیسے غیبت اور لوگوں کا مذاق اڑانا۔ یہ طرز عمل جہنم کے دروازوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جب کوئی شخص مسلسل جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا جھوٹا لکھتا ہے۔ یہ پیشین گوئی کرنے کے لیے کسی عالم کی ضرورت نہیں ہے کہ قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ کیا ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا جھوٹا لکھا ہے۔

تمام مسلمان فرشتوں کی صحبت کے خواہش مند ہیں لیکن جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو وہ اس کی صحبت سے محروم ہو جاتا ہے۔ درحقیقت جھوٹے کے منہ سے نکلنے والی بدبو فرشتوں کو ان سے ایک میل دور کر دیتی ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1972 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

جھوٹ بولنا جو معاشرے میں دوسروں تک پھیل جائے اتنا بڑا گناہ ہے کہ صحیح بخاری نمبر 7047 میں موجود حدیث کے مطابق اگر کوئی شخص ایسا کرے اور توبہ نہ کرے تو اسے موت کے بعد اس حد تک سزا دی جائے گی کہ ایک لوہے کے برابر۔ ان کے منہ میں کانٹا لگا دیا جائے گا اور ان کے چہرے کی جلد پھاڑ دی جائے گی۔ ان کا چہرہ فوری طور پر دوبارہ بن جائے گا اور اس عمل کو دہرایا جائے گا۔ یہ سلسلہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہیے، قطع نظر اس کے کہ وہ کس سے بات کر رہے ہیں۔

غیبت اور غیبت

زبان کے اگلے خطرات وہ گناہ ہیں جو آج کل معاشرے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں یعنی غیبت اور صحیح مسلم نمبر 6593 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیبت۔ نے غیبت اور غیبت کا مفہوم بیان فرمایا۔

غیبت اس وقت ہوتی ہے جب کوئی کسی کی پیٹھ پیچھے اس طرح تنقید کرے جو اسے ناگوار گزرے حالانکہ یہ سچ ہے۔ جبکہ غیبت غیبت کے مترادف ہے سوائے اس کے کہ قول صحیح نہیں ہے۔ ان بنیادی طور پر تقریر شامل ہوتی ہے لیکن اس میں دوسری چیزیں شامل ہو سکتی ہیں، گناہوں میں جیسے ہاتھ کے اشارے کا استعمال۔ غیبت ایک کبیرہ گناہ ہے اور قرآن پاک میں اس کا موازنہ مردہ لاش کا گوشت کھانے سے کیا گیا ہے۔ باب 49 الحجرات، آیت 12:

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا ۔ اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کریں اور نہ ہی غیبت کریں کہ اپنے بھائی کے مرنے پر اس کا گوشت کھائے؟ تم اس سے نفرت کرو گے..."

گناہوں سے بدتر ہے جو انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ان اکثر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ گناہ ہوتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو گناہ ہیں وہ اس کی طرف سے معاف ہو جائیں گے اگر گناہ گار سچے دل سے توبہ کر لے۔ لیکن اللہ تعالیٰ غیبت کرنے والے کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ اس کا شکار پہلے اسے معاف نہ کر دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کے مقتول کو بطور معاوضہ دی جائیں گی اور اگر ضرورت پڑی تو غیبت کرنے والے کے گناہ اس کے غیبت کرنے والے کو دے دیے جائیں گے جب تک کہ انصاف نہ ہو جائے۔ یہ غیبت کرنے والے کو جہنم میں پھینکنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم کی حدیث نمبر 6579 میں ہوئی ہے۔

غیبت صرف اس صورت میں جائز ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو غیر قانونی نقصان پہنچانے سے خبردار کر رہا ہو اور اس کی حفاظت کر رہا ہو یا اگر کوئی شخص کسی تیسرے فریق کے ساتھ کسی دوسرے کے خلاف شکایت حل کر رہا ہو، جیسے کہ قانونی مقدمہ۔

سب سے پہلے ان کبیرہ گناہوں کے برے نتائج کا علم حاصل کر کے غیبت اور غیبت سے بچنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک شخص کو صرف وہ الفاظ ادا کرنے چاہئیں جو وہ خوشی سے اس شخص کے سامنے کہے جو یہ جانتے ہوئے کہ وہ اسے جارحانہ انداز میں نہیں لیں گے۔ تیسرا یہ کہ ایک مسلمان کو دوسرے کے بارے میں صرف اس صورت میں الفاظ ادا کرنے چاہئیں جب وہ کسی دوسرے کے بارے میں یہ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہنے میں کوئی اعتراض نہ کرے۔ مطلب، انہیں دوسروں کے بارے میں بات کرنی چاہئے کہ وہ کس طرح چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے بارے میں بات کریں۔ آخر میں، ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے عیوب کو ٹھیک کرنے پر توجہ دے اور جب اور غیبت کرنے سے روکے گا۔ خلوص نیت سے کرے تو یہ اسے دوسروں کی غیبت

ٹیل بیئرنگ

صحیح مسلم نمبر 290 کی زبان کا اگلا خطرہ بدنیتی پر مبنی گپ شپ کا مطلب ہے، کہانی کا اثر۔ حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ بدگمانی پھیلانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

یہ وہ ہے جو گپ شپ پھیلاتا ہے چاہے یہ سچ ہو یا نہیں اور اس سے لوگوں کے درمیان مسائل، ٹوٹے ہوئے اور ٹوٹے ہوئے رشتے ہوتے ہیں۔ یہ ایک بری صفت ہے اور جو لوگ اس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں وہ درحقیقت انسان کے شیطان ہیں کیونکہ یہ ذہنیت شیطان کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کے درمیان جدائی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ باب 104 الحمزہ، آیت 1:

"تباہی ہے ہر غیبت کرنے والے کے لیے"

اگر یہ لعنت ان کو گھیرے ہوئے ہے تو اللہ تعالیٰ سے ان کے مسائل حل کرنے اور انہیں نعمتوں سے نوازنے کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ جب کوئی دوسروں کو خطرے سے خبردار کر رہا ہو تب ہی وہ وقت کی کہانی قابل قبول ہے۔

ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ کسی افسانہ نگار کی طرف توجہ نہ کرے کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں جن پر بھروسہ یا یقین نہیں کیا جانا چاہیے۔ باب 49 الحجرات، آیت 6:

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو جہالت کی وجہ سے نقصان پہنچا دو۔‘‘

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ کہانی سنانے والے کو اس بری صفت کو جاری رکھنے سے روکے اور انہیں سچے دل سے توبہ کرنے کی تلقین کرے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو اس شخص کے خلاف کوئی بری خواہش نہیں رکھنی چاہئے جس نے ان کے بارے میں کوئی بری بات کہی ہو۔ باب 49 الحجرات، آیت 12:

"...اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت زیادہ گمان سے بچو۔ بے شک کچھ گمان گناہ ہوتا ہے"

یہی آیت مسلمانوں کو سکھاتی ہے کہ وہ دوسروں کی جاسوسی کر کے کہانی کے علمبردار کو ثابت یا غلط ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ باب 49 الحجرات، آیت 12:

’’...اور جاسوسی نہ کرو‘‘

بجائے اس کے کہ کہانی بیان کرنے والے کو نظر انداز کر دیا جائے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس کی اطلاع کسی دوسرے شخص کو نہ بتائے اور نہ ہی اس کا تذکرہ کرے کیونکہ اس سے وہ بھی کہانی سنانے والا بن جائے گا۔

مسلمانوں کو قصہ گوئی اور افسانہ نگاروں کی صحبت سے بچنا چاہیے کیونکہ وہ اس وقت تک بھروسہ یا صحبت کے لائق نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ سچے دل سے توبہ نہ کریں۔

دو چہروں والا

زبان کا اگلا خطرہ دو طرفہ ہونا ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی شخص اپنے رویے کو اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ وہ کس کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے تاکہ اسے خوش کرنے کے لیے اسے دنیاوی چیزیں حاصل ہو، جیسے عزت اور شہرت۔ سنن ابوداؤد نمبر 4873 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ جو شخص دو چہروں والی ذہنیت اختیار کرے گا اس کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے قول و فعل میں دیانت دار اور ثابت قدم رہے اور اپنے تمام کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ جو شخص اس طرح کا برتاؤ کرے گا وہ اللہ عزوجل کی طرف سے کسی بھی طویل مدتی منفی اثرات سے محفوظ رہے گا جو مستقل ایمانداری کے نتیجے میں ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو منافقین کی راہ پر چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور حفاظت سے محروم ہو جائے گا اور گمراہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ جلد یا بدیر ان کے برے عزائم ان لوگوں کے سامنے آشکار ہو جائیں جن کو وہ خوش کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ دنیاوی نعمتوں کے حصول سے محروم ہو جائیں اور اپنے معاشرے سے نفرت کا شکار ہو جائیں۔ یہ دنیاوی سزا آخرت میں ان کے لیے مختص کی گئی سزا کے مقابلے میں چھوٹی ہے جب تک کہ وہ سچے دل سے توبہ نہ کریں۔

حد سے زیادہ تعریف کرنا

صحیح بخاری نمبر 2662 میں موجود ایک زبان کا آخری خطرہ لوگوں کی تعریف کرنے سے ہے۔ حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسروں کی تعریف کرنے سے منع فرمایا۔

یہ ایک ناپسندیدہ عمل ہے کیونکہ اگر تعریف جھوٹ پر مبنی ہو تو سب سے پہلے گناہ ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر لوگوں کی خاص طور پر تعریف کرنا درست ہے، تو جاہل ان کے غرور کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ ایک بری صفت ہے کیونکہ ایک ایٹم کی قیمت کسی کو جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہے۔ صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ حد سے زیادہ تعریف کرنے سے تعریف کرنے والے کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی صلاحیت پوری کر دی ہے، اس لیے اس میں بہتری کی ضرورت نہیں۔

کسی مسلمان کو دوسروں کی تعریف سے بے وقوف نہیں بننا چاہیے کیونکہ وہ اپنے اعمال اور باطن میں چھپے ہوئے کردار کو کسی دوسرے سے بہتر جانتے ہیں۔ اس پر اور ان گنت بار غور کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے عیوب کو لوگوں سے چھپایا ہے، انہیں غرور سے روکنا چاہیے۔ اس کے علاوہ انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے پاس جو قابل تعریف صفت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے انہیں عطا نہیں کی، اس لیے تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ آخر میں، ایک مسلمان کو چاہیے کہ اپنے پاس موجود نعمتوں کو ان طریقوں سے استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار بن جائے جو اس کو خوش کرتے ہیں۔ وہ بجائے اس کے کہ دوسروں کو اس حدیث کے بارے میں نصیحت کریں اور تنبیہ کریں کہ وہ دوسروں کی زیادہ تعریف نہ کریں۔

صرف بعض صورتوں میں دوسروں کی تعریف قابل قبول ہوتی ہے اور اس میں ان کی زیادہ تعریف نہ کرنا، سچائی پر قائم رہنا شامل ہونا چاہیے اور یہ اس لیے کیا جانا چاہیے تاکہ وہ مزید اچھے کام کرنے کی ترغیب دیں۔ یہ خاص طور پر بچوں پر لاگو ہوتا ہے جیسے کہ ان کے اسکول کے کام کے حوالے سے ان کی تعریف کرنا، اچھے برتاؤ اور اسلام کے فرائض کی تکمیل۔

نتیجہ

واضح کیا گیا ہے کہ زبان کے بے شمار خطرات ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے مسلسل آگاہ رہیں کیونکہ قیامت کے دن انھیں جہنم میں گرانے کے لیے صرف ایک لفظ کی ضرورت ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 3970 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آدمی بولنے سے پہلے سوچے اور صرف اس وقت آگے بڑھے جب الفاظ گناہ یا لغو نہ ہوں۔ یہ ایک ذہین انسان کی نشانی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث نمبر 176 میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کے لیے زبان کے تمام خطرات سے بچنے کا طریقہ بتایا ہے، یعنی اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ زبان کے خطرات پر علم حاصل کرنا اس تعلیم کو نافذ کرے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان جاہل رہے گا تو وہ اپنے قول سے بہت سے گناہوں کا ارتکاب کرے گا۔ اسی لیے علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا گیا ہے جس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 224 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ : https://archive.org/details/@shaykhpod
شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس : https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe